سرکاری رپورٹ

دسواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ چہارشنبہ مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۹ بمطابق ۱۶ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ ۔	۲
۲	مورخہ ۱۵ اکتوبر ۸۹ء کے اجلاس کی باقیماندہ کارروائی	
	(ا) بلوچستان پہاڑی علاقہ کے اصلاحی آرڈیننس (منسوخی) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء (مسودہ قانون نمبر ۱۴) (منظور کیا گیا)	۴
	(اا) بلوچستان قوانین (زیر تصرف) (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ (مسودہ قانون نمبر ۵ مصدرہ ۱۹۸۹ء) (منظور کیا گیا)	۹
	قرارداد :۔ قرارداد نمبر ۱۵ (منجانب مولوی نور محمد وزیر بلدیات) منظور کی گئی ۔	۱۴
۳	مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۹ء کے اجلاس کی باقیماندہ کارروائی اسمبلی کے لیے رکن مسٹر عبدالمجید خان اچکزئی کا	۲۲
	حلف عہدہ ایوان کا ان کو خوش آمدید ۔	۲۷
	(ا) وقفہ سوالات ۔	۳۵
	(اا) رخصت کی درخواستیں ۔	
	(ااا) بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء مسودہ قانون (نمبر ۳ مصدرہ ۱۹۸۹ء) (منظور کیا گیا)	۵۴
	(iv) قرارداد :۔ قرارداد نمبر (۱۴) منجانب مولوی نور محمد وزیر بلدیات (منظور کی گئی)	۵۸
	(v) گورنر بلوچستان کا حکم PROGATION ORDER	۶۷

جلد دہم

شمارہ نہم

چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی

کا

دسواں اجلاس مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۹ء بمطابق ۱۶ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ بروز چہار شنبہ

زیر صدارت

اسپیکر جناب محمد اکرم بلوچ اسمبلی ہال کوئٹہ میں گیارہ بجکر تیس منٹ قبل دوپہر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ

از

مولوی عبد المتین آخوند زادہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

أَوَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَانُوا
أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَأَثَارُوا الْأَرْضَ وَعَمَرُوهَا وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ ۖ
فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۝٩

ترجمہ :۔ کیا یہ لوگ زمین پر چلتے پھرتے نہیں ؟ اگر پھرتے تو دیکھتے کہ جو قومیں ان سے پہلے ہو گذری ہیں ان کا کیا انجام ہوا ؟۔ یہ وہ قومیں تھیں ، جو ان سے تمدن و ترقیات اور قوا سے

جسمانی میں بڑھ کر قوی تھیں انہوں نے زمین پر اپنے کاموں کے نشان چھوڑے اور جس قدر تم نے اسے متمدن بنایا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ انہوں نے تمدن پھیلایا لیکن جب ہمارے رسول ان میں بھیجے گئے اور ہماری نشانیاں انہیں دکھائی گئیں تو انہوں نے سرکشی و بغاوت سے جھٹلا دیا اور برباد و فنا ہو گئے۔ خدا ظلم کرنے والا نہیں تھا لیکن انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا۔

(الہلال ۱۶، اکتوبر ۱۹۱۲ء ص ۶)

جناب اسپیکر :۔

تلاوت قرآن پاک کے بعد اب اسمبلی کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز ہوتا ہے۔ مورخہ پندرہ اکتوبر ۸۹ کی کچھ کارروائی رہ گئی تھی جو ضمنی ترتیب کارروائی میں مندرج ہے۔ لہذا پہلے ۱۵ اکتوبر کی کارروائی کو نمٹایا جائے گا۔ اس کے بعد آج کی کارروائی لی جائے گی۔ اب سرکاری قانون سازی ہوگی۔

بلوچستان پہاڑی علاقہ کے اصلاحی آرڈیننس (منسوخی) کا مسودہ قانون

مصدرہ ۱۹۸۹ مسودہ قانون نمبر ۴ مصدرہ ۱۹۸۹ء

جناب اسپیکر :۔

وزیر جنگلات تحریک پیش کریں۔

سردار طاہر خان لونی وزیر جنگلات :۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک پیش

کرتا ہوں کہ بلوچستان پہاڑی علاقہ کے اصلاحی آرڈیننس (منسوخی) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر:-

تحریک یہ ہے کہ بلوچستان پہاڑی علاقہ کے اصلاحی آرڈیننس (منسوخی) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء مسودہ قانون نمبر ۱۴ مصدرہ ۱۹۸۹ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر جنگلات:-

جناب اسپیکر! ویسٹ پاکستان آرڈیننس مجریہ ۱۹۶۱ء مغربی پاکستان کے گورنر نے مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۱ء کو جاری کیا تھا اور اس آرڈیننس کو ۱۹۶۲ء کے آئین کی شق ۲۲۵ کے تحت مستقل حیثیت دی گئی تھی اور ابتدائی طور پر یہ صرف راولپنڈی اور ہزارہ کے اضلاع کیلئے جاری کیا گیا تھا لیکن بعد ازاں ترمیم کر کے اس کا دائرہ کار صرف ضلع ہزارہ تک محدود کر دیا گیا تھا۔ اس آرڈیننس کو لاعلمی کی وجہ سے حکومت بلوچستان نے (LAWZ LAWS EXECUTION) لاز ایکزیکیوشن مجریہ ۱۹۷۵ء کا نام اختیار کیا اور مورخہ یکم اگست ۱۹۷۴ء سے اسے نافذ العمل

سمجھا گیا کیونکہ یہ آرڈیننس بلوچستان پر لاگو نہیں ہوتا ہے اور وفاقی شرعی عدالت نے بھی اس کا جائزہ لے کر اسکو (execution [illegible]) لاز ایگزیکیوشن مجریہ ۱۹۷۵ سے خارج کیا گیا تھا لہٰذا یہ بل معزز ایوان میں پیش کیا گیا تھا تاکہ اس آرڈیننس کا اطلاق صوبہ بلوچستان کیلئے منسوخ کیا جائے

جناب اسپیکر :-

وزیر متعلقہ کی وضاحت کے بعد اب ہم اس بل پر کلاز وار غور کریں گے۔ وزیر موصوف اپنی تحریک پیش کریں۔

وزیر جنگلات :-

جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر :-

تحریک یہ ہے کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر:۔

اگلی تحریک ۔

وزیر جنگلات :۔

جناب اسپیکر ، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ تمہید مسودہ قانون ہذا کی تمہید ہو۔

جناب اسپیکر:۔

تحریک یہ ہے کہ تمہید مسودہ قانون ہذا کی تمہید ہو۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :۔

چونکہ کلاز نمبر ایکس میر ظفراللہ جمالی صاحب نے ایک ترمیم کا نوٹس دیا ہے ۔لیکن موصوف ایوان میں موجود نہیں اسلئے ترمیم پیش نہیں کی جاسکتی ۔ ہذا وزیر متعلقہ اپنی تحریک اسطرح پیش کریں کہ کلاز نمبر ا کو بلا ترمیم اصل صورت میں منظور کیا جائے ۔

وزیر جنگلات :۔

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۱ کو بلا ترمیم یعنی اصل صورت میں مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :۔

اگلی تحریک ۔

وزیر جنگلات :۔

جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان پہاڑی علاقہ کے اصلاحی آرڈیننس (منسوخی) کے مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء، مسودہ قانون نمبر ۱۴ مصدرہ ۱۹۸۹ء کو منظور کیا جائے ۔

جناب اسپیکر :۔

تحریک یہ ہے کہ بلوچستان پہاڑی علاقہ کے اصلاحی آرڈیننس (منسوخی) کے مسودہ

قانون مصدرہ ۱۹۸۹ مسودہ قانون نمبر ۱۴ مصدرہ ۱۹۸۹ء کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر:۔

مذکورہ مسودہ قانون منظور ہوا۔ اب وزیر جنگلات اپنے دوسرے مسودہ قانون کے بارے میں تحریک پیش کریں۔

بلوچستان قوانین (زیر تصرف) (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ مصدرہ ۱۹۸۹ء (مسودہ قانون نمبر ۱۵ مصدرہ ۱۹۸۹ء)

وزیر جنگلات:۔

جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان قوانین (زیر تصرف) (ترمیمی) مسودہ قوانین مصدرہ ۱۹۸۹ء (مسودہ قانون نمبر ۱۵ مصدرہ ۱۹۸۹ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر:۔

تحریک یہ ہے کہ بلوچستان قوانین (زیر تصرف) (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء (مسودہ قانون نمبر ۱۵ مصدرہ ۱۹۸۹ء) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر جنگلات:۔

جناب والا! میں نے پہلے مسودہ قانون پیش کرتے وقت ضروری وضاحت کر دی ہے اور درخواست کرتا ہوں کہ بل ہذا کو کلاز وار زیر غور لایا جائے۔

مسٹر صابر علی بلوچ:۔

جناب اسپیکر۔ اس بل میں شاید کچھ (AMENDMENTS تھیں اس کی میٹنگ بھی ہوئی اور معزز رکن موجود بھی نہیں ہیں۔ مجھے پتہ نہیں کہ وہ AMENDENTS ایوان میں لائی گئی ہیں یا نہیں۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی وزیر قانون و پارلیمانی امور:۔

مسٹر اسپیکر سر! اسی دن کمیٹی نے اپنی رپورٹ پیش کر دی تھی۔

جناب اسپیکر:۔

ہاں اسی دن فیصلہ ہوا تھا کہ یہ بل اسٹینڈنگ کمیٹی کے پاس نہیں جائے گا۔

مسٹر صابر علی بلوچ :۔

فیصلہ یہی تھا جسطرح آپ نے فرمایا لیکن میرے دوست نے کہا کہ یہ ہاؤس میں پیش کیا جائے گا۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور :۔

جناب والا ! اس کا ذکر آچکا ہے میرے خیال میں معزز رکن کو علم نہیں ہے وہ غالباً نہیں تھے لہذا بل کو منظور کیا جائے ۔

وزیر جنگلات :۔

جناب اسپیکر ! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔

جناب اسپیکر :۔

تحریک یہ ہے کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر:-

اگلی تحریک۔

وزیر جنگلات:-

جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۳ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر:-

تحریک یہ ہے کہ کلاز نمبر ۳ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر جنگلات:-

جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ تمہید مسودہ قانون ہذا کی تمہید ہو۔

جناب اسپیکر:-

تحریک یہ ہے کہ تمہید مسودہ قانون ہذا کی تمہید ہوگی۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر جنگلات:۔

جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ا کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر:۔

تحریک یہ ہے کہ کلاز نمبر ا کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر:۔

وزیر جنگلات اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر جنگلات:۔

جناب اسپیکر۔ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان قوانین (زیر تصرف) (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ (مسودہ قانون نمبر ۱۵ مصدرہ ۱۹۸۹) کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر:۔

تحریک یہ ہے کہ بلوچستان قوانین (زیر تصرف) (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ

۱۹۸۹ (مسودہ قانون نمبر ۱۵ مصدرہ ۱۹۸۹ء کو منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر:۔

مسودہ قانون ہذا منظور ہوا۔ اب مولوی نور محمد صاحب وزیر بلدیات اپنی قرارداد نمبر ۱۵ ایوان پیش کریں۔

قرارداد

مولوی نور محمد وزیر بلدیات :۔

جناب اسپیکر۔ آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد ایوان میں پیش کرنا ہوں کہ :۔

ہرگاہ کہ سرکاری، نیم سرکاری و دیگر مقامی اداروں کے ملازمین کو مکان کی تعمیر، موٹر کار اور موٹر سائیکل کی خریدکے لیے مروجہ قواعد و ضوابط کے تحت پیشگی رقوم دی جاتی ہیں جس کی ادائیگی اقساط کی صورت میں ہوتی ہے۔ نیز ایسے ملازمین سے آخر میں کچھ رقم بطور سود بھی وصول کی جاتی ہے۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے

سفارش کرے کہ بلوچستان میں سود کے ہر قسم لین دین پر مکمل پابندی عائد کرے کیونکہ اسلامی نقطہ نگاہ سے سود کا لینا اور دینا قطعی حرام ہے "

جناب اسپیکر :-

قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ۔

ہرگاہ کہ سرکاری ، نیم سرکاری و دیگر مقامی اداروں کے ملازمین کو مکان کی تعمیر موٹر کار اور موٹر سائیکل کی خرید کیلئے مروجہ قواعد و ضوابط کے تحت پیشگی رقوم دی جاتی ہیں جس کی ادائیگی اقساط کی صورت میں ہوتی ہے نیز ایسے ملازمین سے آخر میں کچھ رقم بطور سود بھی وصول کی جاتی ہے۔

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے سفارش کرے کہ بلوچستان میں سود کے ہر قسم کے لین دین پر مکمل پابندی عائد کرے کیونکہ اسلامی نقطہ نگاہ سے سود کا لینا اور دینا قطعی حرام ہے ۔

جناب اسپیکر :-

وزیر موصوف اپنی قرارداد پر کچھ کہنا چاہیں گے ۔

وزیر بلدیات مولانا نور محمد :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب والا! یہ مسئلہ کئی حیثیتوں سے بہت اہم ہے ایک طرف سود پر قرآن و سنت کی شدید وعیدیں اور دوسری طرف دنیا کی اقتصادیات میں اس کا جزو لازم بن جانا اور اس سے نجات کی مشکلات کا مسئلہ ہے۔ کیا سود کے بغیر اقتصادی مسائل کا حل ہے عقل ونقل سے یہ بات ثابت ہے کہ سود پوری انسانیت کے لیے ایک مہلک مرض ہے اور دنیا میں اقتصادی امن و امان سود کے چھوڑنے پر موقوف ہے اور دنیا کی اقتصادی مصائب کا سب سے بڑا سبب سود ہے۔

(سود کی معاشی خرابیاں)

۱۔ سود میں چند افراد کا نفع پوری انسانیت کی تباہی ہے۔

۲۔ اصل تجارت سے محرومی بڑے سرمایہ داروں کا دست نگر بن جاتا ہے۔

۳۔ اشیاء کی نرخوں پر چند خود غرض سرمایہ داروں کا قبضہ۔

۴۔ اس عیارانہ طریقہ کار نے پوری قوم کو ایک مہلک بیماری لگادی ہے اور اس کی ذہنیت خراب کردی ہے۔ اس بیماری کو انہوں نے شفا سمجھا ہے۔

۵۔ سود کا نقصان آخر کار ملت پر عائد ہوگا اور قوم کی بہت سے افراد دیوالیہ بن جائیں گے۔ آج بھی بلوچستان کے بہت سے لوگ اور ملازم اس طریقہ کار کی وجہ سے پریشان نظر آتے

ہیں۔ اس بارے میں میری چند تجاویز ہیں۔

۱۔ ملک میں علماءِ شریعت اور ماہرینِ اقتصادیات پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ وہ اس بارے غور اور تحقیق کے بعد ایک رپورٹ حکومت کو پیش کریں اور حکومت اس کے مطابق اقدامات کریں۔

۲۔ علماء اور قوم کے عمائد پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے کہ وہ قوم کو سود کی تباہیوں سے روشناس کرائیں۔

۳۔ ریڈیو اور ذرائع ابلاغ پر سود کی خرابیوں کی تشہیر کی جائے۔

۴۔ صوبہ کی حد تک پورا اسلامی قوانین نافذ کیا جائے۔

۵۔ فضول خرچی پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔

۶۔ منشیات کا انسداد اسلامی قوانین کے ذریعہ سے جلد از جلد نافذ کیا جائے۔

۷۔ جائز تجارت کی تمام اقسام سے پابندیاں ختم کی جائیں۔

۸۔ جوئے کی تمام اقسام پر پابندی لگائی جائے کیونکہ یہ بھی سود کا باعث بننے والا ایک ذریعہ اور سبب ہے۔

۹۔ انتظامیہ کی اصلاح اس لعنت کے خاتمہ کے لیے ایک اہم عنصر ہے۔

۱۰۔ نادار ملازموں کے لیے مکانات تعمیر کرائے جائیں اور ان کو تمام سہولتیں فراہم کی جائیں۔ جو اعلیٰ طبقہ کو حاصل ہیں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی :۔

(پوائنٹ آف آڈر) جناب اسپیکر ! وزیر موصوف قرارداد پیش کر رہے ہیں یا اپنی قرارداد پر تقریر کر رہے ہیں ۔

جناب اسپیکر :۔

وزیر موصوف ۔ اپنی قرارداد پہ تقریر کر رہے ہیں ۔

نواب محمد اسلم رئیسانی :۔

جناب والا ! وزیر موصوف پڑھ رہے ہیں ۔ آپ کو اس بات کا نوٹس لینا چاہیئے ۔

وزیر بلدیات :۔

جناب والا ! میں نے اس پر اپنی چند تجاویز پیش کی ہیں ۔ تاکہ معزز اراکین اس پر غور کریں میری قرارداد کو منظور کیا جائے ۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ سود ایک لعنت ہے ۔ قرآن کریم کی سات آیات اور چالیس احادیث اس بات کی بین ثبوت ہے ۔ آپ سے میری یہی درخواست ہے کہ میری اس قرارداد کو منظور کریں ۔ اور مرکزی حکومت سے سفارش کریں کہ

وہ ہمیں اس لعنت سے نجات دلائیں ۔

مسٹر صابر بلوچ ا۔

مسٹر اسپیکر! معزز وزیر صاحب نے جو قرارداد پیش کی ہے اس قرارداد کے حق میں یا مخالفت میں کہنا تو بعد کی بات ہے ۔ لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ریزولیشن کا فیڈرل گورنمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ یہ پروونشل بات ہے ۔ اس کا تعلق صوبے سے ہے ۔ اور یہ مولوی صاحب کے اپنے دائرہ اختیار میں ہے ۔ مولانا صاحب اگر آپ اسلامی نظام کو یہود سے پاک حیثیت کو اس قسم کے اقدامات جو آپ نے لوگوں سے کرنے کا وعدہ کیا ہے ۔ یا آپ کا موقف ہے اس کو آپ اپنے صوبہ میں اور آپ حکومت میں ہوتے ہوئے بھی امپلیمنٹ نہیں کر سکتے ۔ تو اسے فیڈرل گورنمنٹ کو ریفر کرنا اس میں کوئی دانشمندی یا Logic مجھے نظر نہیں آتی ۔ آپ نے کہا ہے کہ بلوچستان میں اس قسم کی جو چیزیں ہیں ان کو مرکزی حکومت مداخلت کر کے ختم کروا دے ۔ یہ تو مکمل آپ کا اپنا معاملہ ہے ۔ اگر آپ اسے چاہیں اور نیک نیتی سے چاہیں تو آپ اسے اپنے صوبے میں نافذ کر سکتے ہیں ۔ جطرح آپ کو یاد ہوگا کہ . . . .

وزیر بلدیات ؛۔

جناب والا! (نقطۂ اعتراض) یہ تو حقائق سے چشم پوشی ہے ۔ تمام خرابیوں کی جڑ مرکزی

حکومت کی طرف سے ہے۔ مرکزی حکومت کے ہاتھ میں قانون ہے اور اسطرح سے ان کی ....

مسٹر صابر علی بلوچ :-

مسٹر اسپیکر! یہ نقطۂ وضاحت کیا ہے۔ ابھی میری بات ختم نہیں ہوئی۔ کھڑے ہو گئے۔

جناب اسپیکر :-

آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

مسٹر صابر علی بلوچ :-

جناب تو میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ آپ اپنی کمزوریوں کو نہ چھپائیں۔ اگر آپ اپنی ......

جناب عنایت اللہ خان بازئی :-

(پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا میں آپ سے پوائنٹ آف آرڈر پہ اجازت چاہتا ہوں اور یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صابر صاحب اردو سے بلد نہیں ہیں۔ اس لیے وہ نکتہ اعتراض نہیں سمجھے۔ اس کا مقصد اور مطلب بھی پوائنٹ آف آرڈر ہوتا ہے۔

(تالیاں)

مسٹر صابر بلوچ :-

جناب والا! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اپنی کمزوریوں کو نہ چھپائیں اگر کسی چیز کو نافذ نہیں کر سکتے تو جناب آپ تو اللہ والے ہیں آپ جھوٹ سے پاک. خدانخواستہ آپ ان چیزوں سے مبرا ہیں۔ آپ صاف صاف کہہ دیں کہ آپ ان چیزوں کو نہیں کر سکتے. تو کسی اور پر کیوں تھوپیں گے. میں آپ سے صرف اتنی سی گذارش کروں گا کہ اس قرارداد کی کوئی منطق مجھے نظر نہیں آرہی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو آپ اپنے صوبہ میں خود نافذ کر سکتے ہیں۔ اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کا کوئی جواز مجھے نظر نہیں آرہا ہے۔ شکریہ جناب اسپیکر۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :-

جناب اسپیکر اگر اجازت ہو تو۔ اس قرارداد پر صابر صاحب نے کچھ کہا ہے. میں اس کی وضاحت کرتے ہوئے ان سے یہ کہوں گا کہ جو رولز فریم ہوتے ہیں یا جو پیسے کا لین دین ہوتا ہے اس میں کئی مدوں میں صوبائی حکومت وفاقی حکومت کو سود ادا کرتی ہے اور انہیں قوانین کے تحت اور یہ قرضہ جات دیئے جاتے ہیں اور اکاؤنٹنٹ جنرل صاحب ہمیں معاف نہیں کرتے ہیں اور میں نہیں سمجھتا کہ اپنی حد تک اگر کسی محکمہ میں کوئی رقم ہم اپنے ملازمین کو دیتے ہیں اس حد تک تو صوبائی حکومت مداخلت کر سکتی ہے۔ مگر وہ رقومات جو ہمیں وفاقی حکومت سے آتی ہیں. جب

وہ دنیا چاہیں اور جب ان کی مرضی میں آئے ۔ اس پر تو ہم سود ادا کرتے ہیں ۔ جب ہم سود ادا کرتے ہیں تو انہیں قوانین کے تحت تو ہیں آگے سرکاری ملازمین سے یہ وصول کرنا پڑتا ہے ۔ انہوں نے بھی اس کے ٹیکنیکس پر تو بحث نہیں کی میں بھی اس پر بحث نہیں کرنا چاہتا صرف اس کی وضاحت کرنا چاہتا تھا ۔ شکریہ ۔

جناب اسپیکر :-

اب سوال یہ ہے کہ قرارداد منظور کی جائے ۔

(قرارداد منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :-

اجلاس کی کارروائی دو منٹ کے لیے ملتوی کی جاتی ہے ۔ آپ سے درخواست ہے کہ نشستوں پر تشریف رکھیں ۔ جناب عبدالحمید اچکزئی حلف اٹھائیں گے ۔

جناب اسپیکر :-

عبدالحمید اچکزئی تشریف لائیں اور حلف عہدہ اٹھائیں ۔

عبدالحمید خان اچکزئی نے حلف اٹھایا۔ اور رجسٹر پر دستخط کیئے۔ (تالیاں)

مسٹر ارجن داس بگٹی :-

جناب والا! میں آپ کی اجازت سے جناب عبدالحمید خان اچکزئی ایم پی اے کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں تمام اقلیتوں کی طرف سے بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں امید ہے کہ وہ اچھے طریقے سے اپنے خدمات سرانجام دیں گے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی :-

جناب والا میں حزب اختلاف کی جانب سے عبدالحمید خان اچکزئی کو ممبر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ہمارا خیال تھا کہ وہ ادھر بیٹھیں گے اور حزب اختلاف کا کردار ادا کریں گے۔ مگر وہ تو وہاں جاکر بیٹھ گئے ہیں۔ ہم ان کے منتظر ہیں۔ میں اپنے پارٹی کی جانب سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

عنایت اللہ خان بازئی :-

جناب والا! میں عبدالحمید خان اچکزئی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اللہ تعالے سے

دعا کرتا ہوں کہ اچکزئی صاحب کو اللہ تعالےٰ اسلام اور قوم کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین

مولانا نور محمد وزیر بلدیات :-

جناب اسپیکر! میں جناب عبدالحمید خان کو ممبر منتخب ہونے پر اپنے طرف سے اور جمعیت کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ ملک کے لیے اور قوم کے لیے خدمات سرانجام دیں گے ۔

مسٹر صابر علی بلوچ :-

جناب اسپیکر! میں عبدالحمید خان اچکزئی کو اس ہاؤس کا ممبر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ وہ ہاؤس میں تشریف لائے ہیں اور اپنی نشست سنبھال لی ہے ۔ آج وہ حکومت کی بیچوں پر بیٹھے ہوئے ہیں اگرچہ میرا ان کے ساتھ تو زیادہ تعلق نہیں رہا ہے لیکن ان کے متعلق مختلف دوستوں سے مختلف کرم فرماؤں سے یہ سنا ہے کہ وہ ایک جمہوریت پسند اور نڈر سیاست دان ہیں ۔ انہوں نے اپنے ملازمت کے دوران بھی بڑا سخت وقت گذارا ہے ۔ اور امید کرتا ہوں کہ وہ اس ہاؤس میں ہمیشہ حق کا ساتھ دیں گے جمہوریت اور عوام کی بھلائی کے لیے ہم ایک ساتھ بازو ملا کر چلیں گے ۔

نواب محمد اکبر خان بگٹی (قائد ایوان)

جناب اسپیکر! میں حکومتی پارٹی کی طرف سے اور اس ایوان کی جانب سے عبدالحمید خان اچکزئی کو مبارکباد پیش کرتا ہوں ایوان تک پہنچنے کے لیے اور اپنی نشست سنبھالنے پر ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں خوش آمدید کہتا ہوں کافی جدوجہد کے بعد وہ یہاں تک پہنچے ہیں۔ وہ دو دفعہ پہلے بھی اس ہاؤس میں آتے آتے رہ گئے بالآخر یہ ان کا حق تھا اور اس حلقے کے عوام نے ان کو ووٹ دیا تھا۔ کہ وہ ان کے لیے جاکر کام کریں۔ عوام نے ان پر اعتماد کیا۔ بالآخر وہ کامیاب ہوئے۔ اور وہ آج ہمارے ساتھ بیٹھے ہیں ہماری حکومتی پارٹی کے ساتھ ہیں اور ان کو ہمارے ساتھ پاکر ٹریژری بینچوں پر بیٹھنے سے ہم کو مزید تقویت پہنچے گی۔ میں آخر میں اپنے تمام ساتھیوں کی طرف سے ان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور خوش آمدید کہتا ہوں (شکریہ)

(تالیاں)

جناب اسپیکر :۔

اب ایوان میں عبدالحمید خان اچکزئی کچھ کہیں گے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی :۔

جناب اسپیکر! میں حکومتی پارٹی کے ارکان کا اور حزب اختلاف کے تمام ارکان کا

شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں بڑے فراخدلانہ طریقے سے خوش آمدید کہا ہے۔ میں حتی الوسع کوشش کروں گا کہ اسمبلی کے معاملات کی بہبود اور بہتری کی بات ہو۔ تو میری کوشش ہوگی۔ کہ میں آپ سے پورا پورا تعاون کروں۔ حکومت کی بنچوں کے ساتھ بھی اور اگر کوئی حق کی بات حزب اختلاف سے آتی ہے تو اس کی بھی حمایت کروں گا اور مجھے ان کی مدد کرنے میں مجھے کوئی تامل نہ ہوگا۔ میں انشاء اللہ پوری کوشش کروں گا کہ حق کا ساتھ دوں اور جیسا کہ نواب صاحب نے فرمایا کہ میرے آنے میں کچھ تاخیر ہوئی ہے مگر جیسا کہ فارسی میں کہتے ہیں کہ

دیر آمد درست آید۔ انشاء اللہ اب بھی مری کوشش ہوگی کہ ہر معاملے ہاؤس کے ساتھ پورا پورا تعاون کروں۔ ایک اپوزیشن کے ممبر نواب صاحب نے جو باتیں کہی ہیں مگر دراصل بات یہ ہے کہ میں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی کی طرف سے ایک مینڈیٹ لے کر آیا ہوں اپنے حلقے کے عوام کی طرف سے مینڈیٹ لے کر آیا ہوں ہم ان کے حقوق کی پاسداری کریں گے ان کے حقوق کی پوری کوشش کریں گے اور جہاں تک عوام اور بلوچستان کی خدمت کا تعلق ہے اس میں انشاء اللہ ہماری طرف سے کوئی کوتاہی نہیں ہوگی۔ اپنی پارٹی کے مینڈیٹ کے دائرے میں رہتے ہوئے بلوچستان کے متعلق جو میرا ذاتی تجربہ ہے اور جس محکمے میں میں نے کام کیا ہے اس کی بہتری کے لیے اور عوام کے مفاد کے لیے میرے ذہن میں تمام باتیں منڈلا رہی ہیں وہ بعد میں پیش کروں گا۔ آج اجلاس کا آخری دن ہے۔ انشاء اللہ مزید باتیں کسی اور اجلاس میں کریں گے اور میری

کوشش ہوگی کہ میں بلوچستان کے عوام کی خدمت کروں جو مجھ سے ہو سکا میں کرونگا اور ساری باتیں منظر عام پر لاؤں گا۔ آخر میں جناب اسپیکر اس پذیرائی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں (تحسین آفرین)

جناب اسپیکر :-

اب مورخہ ۱۸ اکتوبر ۸۹ء کی ترتیب کارروائی نمٹائی جائے گی۔ پہلے سوالات ہونگے پہلا سوال مسٹر حسین اشرف صاحب کا ہے۔ چونکہ وہ ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ لہذا کوئی اور معزز رکن ان کی طرف سے سوال نمبر پکار سکتے ہیں۔

★ ۱۰۱۔ مسٹر حسین اشرف بلوچ (میر محمد ہاشم نتاہوانی نے دریافت کیا)

کیا وزیر زکوٰۃ وعشر ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) مئی ۱۹۸۵ء تا دسمبر ۱۹۸۸ء کے دوران ضلع گوادر میں زکوٰۃ فنڈ سے کس قدر رقم تقسیم کی گئی ہے؟

(ب) مذکورہ رقم کہاں اور کن کن افراد کو دی گئی تفصیل دی جائے۔

سردار شبیر احمد خان وزیر زکوٰۃ :-

(الف) ضلع گوادر کی مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کی جانب سے فراہم کردہ فہرست مستحقین

کے مطابق مئی ۱۹۸۵ اور دسمبر ۱۹۸۸ء کے دوران زکوٰۃ فنڈ سے مبلغ ۲۸ لاکھ ۹۶ ہزار ۲ سو ۶۷ روپے کی رقم مستحقین میں تقسیم کی گئی ہے۔

(ب) زکوٰۃ وعشر آرڈیننس ۱۹۸۹ کے قواعد کے تحت ہر مقامی زکوٰۃ کمیٹی جو ۶ ممبران اور ایک چیئرمین پر مشتمل ہوتی ہے اپنے علاقے کے مستحقین زکوٰۃ کے استحقاق کا تعین خود کرتی ہے اور ان کے حق میں مرکزی زکوٰۃ کونسل کی مقرر کردہ شرح گزارہ الاؤنس و بحالی مستحقین کی پابند ہوتی ہے اسطرح ضلع گوادر کی مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی فراہم کردہ فہرست مستحقین کے مطابق مذکورہ بالا جزو الف میں بیان کردہ رقم میں سے مبلغ ۱۷ لاکھ ۴۶ ہزار ۶ سو ۹۸ روپے کی رقم بطور گزارہ الاؤنس محتاجوں، مساکین، معذوروں اور بیوگان میں تقسیم کی گئی ہے۔ ان گزارہ الاؤنس پانے والے ضلع بھر کی مجموعی تعداد ۸ ہزار ۸ سو ۸۵ ہے جبکہ مبلغ ۱۱ لاکھ ۴۹ ہزار ۵ سو ۶۲ روپے کی رقم بطور مستقل بحالی ۶۸۲ افراد کو دی گئی۔

چونکہ مستحقین کی تعداد بہت زیادہ ہے اس لیے ان کی فہرست جوابات کے ساتھ منسلک نہیں کی جاسکتی اگر معزز رکن فہرست ہذا کا ملاحظہ کرنا چاہتے ہوں تو دفتر ہذا میں تشریف لاکر ملاحظہ کریں۔

میر محمد ہاشم شاہوانی:۔ (ضمنی سوال)

کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ گیارہ لاکھ انچاس ہزار پانچ سو بہتر روپے جو مستقل بحالی کے لیے چھ سو بیاسی افراد میں تقسیم کیے گئے کیا ان کے لیے کوئی ادارہ قائم کیا گیا ہے یا یہ رقم ان کو نقد دی گئی ہے ؟

سردار شبیر احمد خان۔ وزیر زکوٰۃ وعشر :۔

معزز رکن اپنا سوال ذرا دھرا دیں میں سمجھ نہیں سکا۔

میر محمد ہاشم شاہوانی :۔

جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ گیارہ لاکھ انچاس ہزار چھ سو بہتر روپے جو مستحقین کی بحالی کے نام سے گزارہ الاؤنس ان کو دیا گیا یعنی چھ سو بیاسی افراد کو۔ کیا یہ رقم کسی ادارہ قائم کرنے کے لیے دی گئی یا کیش دی گئی۔

وزیر زکوٰۃ وعشر :۔

اس کی تعداد ۸۸۸۵ ہے دوسری بات یہ کہ یہ فہرست لمبی تھی جو جواب کے ساتھ ہم نہ لگا سکے

تاہم پھر بھی اگر معزز ممبر کو یہ فہرست دیکھنے کا شوق ہو تو میرے آفس میں آجائیں ہم ان کو یہ فہرست دکھا دیں گے۔

میر محمد ہاشم شاہوانی :-

جناب والا! میرا سوال کوئی ایسا ویسا نہیں تھا بلکہ میں نے صاف طور پہ پوچھا ہے کہ گیارہ لاکھ انچاس ہزار چھ سو بہتر روپے جو چھ سو بیاسی افراد کو ادا کئے گئے کیا ان کے لیے کوئی ادارہ قائم کیا گیا ہے یا کیش دیا گیا؟ میں نے صرف اتنی سی بات پوچھی ہے۔

وزیر زکوٰۃ وعشر :-

یہ پیسہ کیش دیا گیا۔ آپ دیکھیں یہاں لکھا بھی ہے۔

جناب اسپیکر :-

اگلا سوال۔

نمبر ۱۵۳۔ میر دوست محمد، محمد حسنی :- (میر صابر علی بلوچ نے دریافت کیا)

کیا وزیر زکوٰۃ و سماجی بہبود ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال ۸۷ - ۱۹۸۶ء/۸۸-۱۹۸۷ء کے دوران ضلع خاران کی ہر لوکل زکوٰۃ کمیٹی کے غریب افراد کے لیے ایک مکان تعمیر کرنے کی منظوری ہوئی تھی۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مکانات کی تعمیر کے لیے مدقم کا ۷۵٪ حصہ خرچ ہو چکا ہے اور مکانات اب تک تعمیر/مکمل نہیں ہوئے ہیں ؟

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو مکمل شدہ مکانات اور خرچ شدہ رقم کی تفصیل دی جائے۔

(جواب موصول نہیں ہوا)

×۱۳۶ - مسٹر حسین اشرف بلوچ (میر محمد ہاشم شاہوانی نے دریافت کیا)

کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت بلوچستان کے ساحلی علاقوں میں ریت کے تودوں کی روک تھام کے لیے شجرکاری میں توسیع کر رہی ہے ؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو ساحل مکران کے کن علاقوں میں شجرکاری کی جائے گی؟ نیز شجرکاری پر کس قدر لاگت آئے گی ؟ درختوں کی قسم تعداد اور درخت پر آنے والی لاگت کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں ؟

سردار محمد طاہر خان لونی وزیر جنگلات :۔

(الف) جی ہاں ۔

(ب) ساحل مکران کے علاقوں پسنی ۔ گوادر، اور ماڑہ اور پشکان میں ۴۰۰ ایکڑ رقبہ پر شجرکاری کا ایک پانچ سالہ منصوبہ تیار کیا تھا جس پر خرچ کا تخمینہ ۶۵ لاکھ روپے تھا ۔ مالی وسائل کے کمی کے بناء اس پانچ سالہ منصوبہ کو سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہیں کیا گیا ۔ اور صرف پانچ لاکھ روپے ۸۸ - ۱۹۸۷ء اور ۸۹ - ۱۹۸۸ء کے پودہ جات کی نگہبانی اور آبپاشی کے لیے مختص کئے گئے گذشتہ دو سالوں میں جو پودے لگائے گئے ان کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

	پسنی	گوادر	پشکان	اور ماڑہ	
۸۸ - ۱۹۸۷ء	۱۵ ایکڑ	۱۵ ایکڑ	۱۰ ایکڑ	۵ ایکڑ	۴۵
۸۹ - ۱۹۸۸ء	۸۰ ″	۸۰ ″		کل	۱۶۰
					۲۰۵ ایکڑ

ساحل مکران میں ریگ بندی کے منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے کے لیے صوبہ بلوچستان کے مالی وسائل نہایت ہی محدود ہیں لہذا یہ منصوبہ ورلڈ بینک کو پیش کیا گیا جنہوں نے اس منصوبے کے لیے مالی وسائل مہیا کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی اس لیے ساحل مکران میں شجرکاری کے لیے پانچ سالہ منصوبہ ورلڈ بینک کو دیا جا رہا ہے جس کا مالی تخمینہ تقریباً ۹ کروڑ روپے ہے اور اس رقم سے تقریباً ۲۰ ہزار ایکڑ رقبے پر شجرکاری کر کے ریگ بندی کی جائے گی ۔

میر محمد ہاشم شاہوانی :- (ضمنی سوال)

جناب والا! گوادر، پسنی اور پشکان میں چار سو تیس ایکڑ رقبہ پر شجرکاری کرنے کا پانچ سالہ منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ اسمیں پانچ لاکھ کا خرچ تھا لیکن کیا صرف پانچ لاکھ کا منصوبہ اس پروگرام میں شامل کیا گیا تھا۔ پودہ جات کی حفاظت وغیرہ کے لیے کیا بقایا رقم بھی ان کیلئے مختص کیجائے گی یہ رقم باہر سے منگوائی جائے گی۔

وزیر جنگلات :-

یہ اسکیم ہمارے محکمہ کو ورلڈ بنک کی طرف سے دی گئی انہوں نے محکمہ سے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ جو کام ہو گا اس کے لیے بھی وہ پیسہ دیں گے۔

جناب اسپیکر :-

اگلا سوال۔

نمبر ۱۴۶- میر دوست محمد، محمد حسنی۔ (میر محمد ہاشم شاہوانی نے دریافت کیا)

کیا وزیر جنگلات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خاران میں دو رینج یعنی خاران شکار رینج اور خاران

فارسٹ رینج ہیں ؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈویژنل فارسٹ آفیسر قلات میں ہے اور خاران کے وسیع وعریض ضلع کے عوام کو قلات جانے میں مشکلات درپیش ہوتی ہیں ؟

(ج) (اگر جزو الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ڈویژنل فارسٹ آفیسر کا دفتر خاران میں کھولنے کی تجویز پر غور کرے گی ؟

وزیر جنگلات :-

(الف) یہ درست ہے ۔

(ب) یہ بھی درست ہے ۔

(ج) محکمہ جنگلات بلوچستان اس تجویز سے متفق ہے کہ عوام کی مشکلات کے پیش نظر ایک علیحدہ ڈویژنل فارسٹ آفیسر خاران بشمول چاغی ڈسٹرکٹ ہو جس کا ہیڈ کوارٹر نوشکی (چاغی) رکھا جائے ۔

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر:۔

سیکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پیش کریں گے ۔

مسٹر اختر حسین خان سیکریٹری اسمبلی :۔

میر ظفر اللہ خان جمالی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔

جناب اسپیکر :۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

سیکریٹری اسمبلی :۔

مسٹر دوست محمد، محمد حسنی صاحب ایم پی اے نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج کے لیے

اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔

جناب اسپیکر :-

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی :-

مسٹر حسین اشرف صاحب ایم پی اے نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر آج کے لیے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔

جناب اسپیکر :-

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی :-

مولوی عصمت اللہ صاحب وزیر خزانہ نے سرکاری مصروفیت کی بناء پر آج کے لیے

اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔

جناب اسپیکر :-

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

ملک محمد سرور خان کاکڑ :-

جناب اسپیکر ! میں نے ایک تحریک استحقاق کا نوٹس دیا ہوا ہے میں اپنی تحریک استحقاق ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب اسپیکر :-

آپ کی تحریک استحقاق ہمیں موصول ہو گئی ہے ۔ میں اس کے بارے میں رولنگ دے رہا ہوں ۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ :-

جناب والا ! پہلے مجھے تحریک پیش کرنے کی اجازت دی جائے اس کے بعد آپ

جو فیصلہ سنانا چاہتے ہیں سنا دیں۔

جناب اسپیکر :-

آپ کو تو لیٹر بھی لکھ دیا گیا ہے غالباً آپ کو مل چکا ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ :-

لیٹر کی بات نہیں ہے۔ آپ رول نمبر ۵۸ دیکھیں اس کے تحت میں اپنی تحریک پڑھ سکتا ہوں۔

جناب اسپیکر :-

قاعدہ نمبر ۵۵ کے تحت آپ کو اجازت نہیں دی جا سکتی۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ :-

جناب والا ! قاعدہ ۵۸ میں صاف طور پہ لکھا گیا ہے آپ اسکو پڑھیں کہ محرک اپنی تحریک استحقاق کو پہلے ایوان میں پڑھے گا۔ اس کے بعد آپ کو اختیار ہے کہ آپ فیصلہ دیں۔

جناب اسپیکر :-

نہیں یہ میرا اختیار ہے کہ میں آپ کو اجازت نہ دوں ۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ :-

نہیں یہ آپ کے اختیار میں نہیں ہے رول نمبر ۵۸ کے تحت مجھے تحریک پیش کرنے کا حق ہے لہذا میں اپنی تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ...

نواب محمد اسلم رئیسانی :-

جناب اسپیکر ! فوری ترقیاتی پروگرام اور اے ڈی پی کی اسکیمات میں حزب اختلاف اور بعض دوسرے ممبران کو نظر انداز کیا گیا ہے ۔ رول ۵۸ کے تحت ان کو تحریک استحقاق پیش کرنے کا حق ہے اس کے بعد آپ جو بھی رولنگ دیں چونکہ محرک کو نظر انداز کیا گیا ہے اس لیے ان کو اجازت دی جائے ۔ وزیر قانون تو اٹھ کر ضرور فرمائیں گے کہ ان کو اجازت نہ دی جائے لیکن ہم آپ سے گذارش کرتے ہیں کہ ان کو تحریک استحقاق ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دیں ۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی :- جناب اسپیکر ! رول نمبر ۵۵ کے تحت آپ کی Consent

یعنی رضامندی ضروری ہے اگر آپ اجازت نہیں دیتے تو وہ تحریک استحقاق پیش نہیں کر سکتے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ :-

آپ رول نمبر ۵۸ پڑھیں۔ (قطع کلامیاں)

میر صابر علی بلوچ :-

جناب اسپیکر صاحب! استحقاق پورے ہاؤس کا ہوتا ہے یہ عوامی نمائندوں کا پریویلیج ہے اگر کوئی ممبر سمجھتا ہے کہ اس کا استحقاق مجروح ہوا ہے تو وہ تحریک پیش کر سکتا ہے تاکہ ہمیں بھی پتہ چل سکے کہ معزز ممبر کا کون سے استحقاق ہے جو مجروح ہوا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ لہذا آپ مہربانی کر کے ان کو اپنی تحریک استحقاق ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دیں۔ ہاں اس کے بعد آپ کو اختیار ہے کہ آپ کو اسے رول آوٹ کر دیں یا نہ کریں۔ (قطع کلامیاں)

جناب اسپیکر :-

میں نے کہا کہ رول نمبر ۵۵ کے تحت آپ کو اجازت نہیں دی جاسکتی۔

نواب محمد اسلم رئیسانی :-

جناب اسپیکر۔ آپ رول نمبر ۵۸ پڑھیں اس کا مطلب صاف واضح ہے کہ ہم اس معاملے میں اسمبلی کی مداخلت چاہتے ہیں کیونکہ ہمیں تو ہمارے ووٹرز گریبان سے پکڑتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کو ووٹ دیا ہے ہمیں اس سے کیا ہے کہ آپ ایوان میں جاکر حزب اختلاف میں بیٹھیں یا اپنی نظریاتی باتیں کریں۔ ہمیں اس سے مطلب نہیں ہمیں اس سے کیا۔ (قطع کلامیاں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور :-

جناب اسپیکر۔ یہ معاملہ پہلے ہی ایوان میں پیش ہو چکا ہے۔ اور ہم فلور آف دی ہاؤس پر اس کا جواب دے چکے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

نواب محمد اسلم رئیسانی :-

جناب والا! ہاشمی صاحب تو آپ کو نظر آجاتے ہیں۔

جناب اسپیکر :-

کم از کم آپ ایک ایک کر کے بات کریں۔

میر جان محمد خان جمالی :-

جناب اسپیکر۔ میری گذارش ہے کہ ذرا سی دریا دلی بھی اختیار کریں۔ دریاؤں میں خشکی آچکی ہے پندرہ تاریخ کو آپ نہیں تھے اس لیے۔ لہٰذا آپ تھوڑی سی دریا دلی اختیار کریں۔

جناب اسپیکر :-

میر جان محمد جمالی صاحب فرمائیں۔

میر جان محمد خان جمالی :-

جناب اسپیکر! یہی ایک فورم ہے جہاں آدمی بات کر سکتا ہے آپ بولنے کی اجازت دیں بعد میں رولنگ دیں وو بو سائیڈ دے کر سب کو سلا دیں۔

جناب اسپیکر :-

جمالی صاحب میں نے اپنی رولنگ دے دی یہ میرے اختیار میں ہے میرے بھی کچھ اختیارات ہیں۔

میر جان محمد جمالی :-

جناب والا! اختیارات کے ساتھ تھوڑی دریا دلی بھی اختیار کریں۔ تھوڑی دریا دلی بھی ہو۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ :-

جناب اسپیکر - تحریک استحقاق پیش کرنے کی کچھ شرائط ہوتی ہیں - اور میری تحریک استحقاق ان شرائط پر پوری اترتی ہے - یہ میرا حق ہے اور استحقاق ہے بلکہ یہ پوری اسمبلی کا یہ استحقاق ہے - اگر آپ ہمیں بولنے نہیں دیں گے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں جمہوریت نہیں ہے - آپ ایک تحریک استحقاق پر اتنا گھبرا چکے ہیں -

جناب اسپیکر :-

لاء منسٹر! سرور صاحب، لاء منسٹر بات کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :-

جناب والا! جب آپ نے پڑھ کر سنا دیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی مرضی نہیں ہے -   (قطع کلامیاں)

جناب اسپیکر :-

اب چند مزید آئیٹم ۔ اور سرور صاحب اس پر میں نے اپنی رولنگ دے دی ہے ۔ وزیر بلدیات پیش کریں ۔ سرور خان صاحب آپ بیٹھ جائیں ۔ تشریف رکھیں ۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ :-

جناب والا! پہلے میں اپنی تحریک استحقاق پیش کروں اس کے بعد وزیر بلدیات اپنی تحریک پیش کریں ۔ پچھلے دنوں میں نے بے نظیر بھٹو سے ملاقات کی تھی اس کی مجھے یہ سزا دی جا رہی ہے ۔ اور اس معزز ایوان میں یہ وعدہ کیا گیا تھا ۔ ہم سب ممبران برابر ہیں ، اور ہم جمہوریت کو فروغ دیں گے ۔ آج اس ہاؤس میں میرا استحقاق مجروح ہو رہا ہے ۔ میں تمام ممبران سے اور اس ہاؤس سے گذارش کروں گا کہ مجھے تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت دی جائے ۔

وزیر قانون پارلیمانی امور :-

جناب والا! ممبر موصوف اپنی تحریک پر جو کچھ کہنا چاہتے تھے وہ کہہ چکے ۔ جناب اسپیکر آپ اگلا آئیٹم کال کر چکے ہیں ۔

جناب اسپیکر :۔

جی ہاں وہ جو کچھ کہنا چاہتے تھے کہہ چکے۔ اب وزیر بلدیات ۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ :۔

جناب والا! پہلے میں اپنی تحریک استحقاق پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد وزیر بلدیات کی باری ہے (قطع کلامیاں)

جناب والا! آپ مہربانی کریں ہمیں تحریک پیش کرنے کی اجازت دیں ۔

مسٹر صابر علی بلوچ :۔

جناب والا! اسطرح تو ہاؤس کا وقار مجروح ہو رہا ہے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :۔

جناب والا! میری گذارش ہے کہ ان کے الفاظ اسمبلی کارروائی سے حذف کئے جائیں۔

جناب والا! انہوں نے آپ پر ڈائریکٹ اعتراض کیا ہے ۔ اس سے نہ صرف اسپیکر کا بلکہ پورے ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے ۔

جناب اسپیکر :-

ان الفاظ کو اسمبلی کارروائی سے حذف کیا جائے۔

(جناب اسپیکر کے حکم کے تحت کارروائی سے حذف گئے گئے۔)

ملک سرور خان کاکڑ :-

جناب والا! آپ مجھے موقع دیں تاکہ میں اپنی تحریک استحقاق پیش کروں۔

جناب اسپیکر :-

سرور خان صاحب آپ بیٹھ جائیں .... * (قطع کلامیاں)

وزیر بلدیات :-

جناب اسپیکر! مجھے بلوچستان پبلک پراپرٹی کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء او.... کو واپس لینے کی اجازت دی جائے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی :-

جناب والا! میرے خیال میں اس سے وزیر بلدیات متاثر نہ ہوں گے لیکن ہم سب

متاثر ہوں گے ۔

جناب اسپیکر :۔

جناب میں نے اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے رولنگ دی ہے ۔

نواب محمد اسلم رئیسانی :۔

جناب والا! آپ اپنی رولنگ ہمارے سر پہ ماریں ہمیں اٹھا کر باہر پھینک دیں ۔ لیکن ہم گذارش کرتے ہیں کہ آپ اس تحریک استحقاق کو منظور کرکے اس پہ بحث کرنے کی اجازت دیں ۔ اس مسئلہ کو زیر بحث آنا چاہیئے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر بلدیات اس سے متاثر نہ ہوں لیکن ہم سب اس مسئلہ سے متاثر ہیں ۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ :۔

اگر آپ اپنے اختیارات استعمال کرتے ہوئے ممبران کو موقع نہیں دیں گے تو پھر ہمارا اس اسمبلی میں آنے کا کیا فائدہ ہے ۔ اس ایوان میں خود قائد ایوان نے وعدہ کیا تھا کہ میں جمہوریت کو فروغ دوں گا اور جمہوری اداروں کو مستحکم کرنے کی کوشش کروں گا ۔ جناب والا! ہمیں اپنے حق کی بات کرنے کے لیے نہیں چھوڑا جا رہا ہے ۔ اسپیکر صاحب یہ آپ کا کام ہے کہ ہم پچھلی نشستوں

پر بیٹھے ہوئے ممبران کا خیال رکھیں ۔ اور ہماری اس بارے میں رہنمائی کریں ۔ جناب والا ! آپ مجھے صرف ایک دو منٹ دے دیں میں اپنی تحریک استحقاق پڑھ لونگا پھر بیشک آپ مجھے اجازت نہ دیں ۔

جناب اسپیکر :۔

سوال یہ ہے کہ وزیر بلدیات کو بلوچستان پبلک پراپرٹی (تجاوزات ہٹانے) کا مسودہ قانون ۱۹۸۹ (مسودہ قانون نمبر ۱۲) کو واپس لینے کی اجازت دی جائے ۔

(مسودہ قانون نمبر ۱۲ مصدرہ ۱۹۸۹ء واپس لینے کی اجازت دی گئی)

ملک محمد سرور خان کاکڑ :۔

جناب والا ! چونکہ آپ ہمیں تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت نہیں دیتے ہیں لہذا میں احتجاجاً واک آؤٹ کرتا ہوں ۔ (معزز رکن ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب اسپیکر :۔

اب وزیر بلدیات اپنی اگلی تحریک پیش کریں ۔

وزیر بلدیات :۔

میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ۔

بلوچستان لوکل گورنمنٹ کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

مسٹر صابر علی بلوچ :-

(پوائنٹ آف آڈر) جناب والا مجھے بڑا افسوس ہے۔ کہ اسمبلی کا یہ سلسلہ چلتا رہا اور کراس ٹاک ہوتی رہی اور تحریک استحقاق اور مولوی صاحب نے جو بل پیش کیا وہ تو کچھ سمجھ میں نہیں آئی کیا کارروائی ہوئی۔ آپ کی اجازت سے ایک اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ اس بات کو سمجھتے ہوئے اور جانتے ہوئے کہ جناب اسپیکر چیر کی طرف سے کوئی رولنگ ہو اس پر بحث کرنا یا اس پر کچھ کہنا تحریک التواء پیش یا تحریک استحقاق پیش کرنا یہ ضابطہ کے اندر نہیں آتی ہیں۔ لیکن میں یہ بات بھی اور اس ہاؤس کی خدمت میں عرض کروں گا کہ کچھ پارلیمانی روایات ہوتی ہیں۔ کچھ پارلیمانی پریکٹس ہوتی ہیں۔ ان پریکٹس میں اور اس قسم کی پارلیمانی روایات میں یہ یقیناً ہوگا کہ ایک ممبر یہ محسوس کرے کہ اس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ تو وہ اسے اسپیکر صاحب کے گوش گزار کر سکتا ہے۔ میں ایچ ایم کالز کی پارلیمنٹری پریکٹس اور پروسیجر کا آپ کو حوالہ دوں گا اس کے صفحہ ۲۲۷ کا کہ :-

"The ruling of the chair does not constitute the subject matter of breach of privilege an adjournment motion and other matter". However under this I am protesting against such ruling in which certain members are agreed to.

جناب اسپیکر: صاحب! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دنوں یعنی اس سے پچھلے اجلاس میں مسٹر ڈپٹی اسپیکر صاحب نے جو ارشادات فرمائے کہ میں اٹھا کر اسمبلی سے باہر پھینک دوں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور:۔

جناب والا! پوائنٹ آف آرڈر!

مسٹر صابر علی بلوچ:۔

جناب والا! مجھے پہلے اپنی بات ختم کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور:۔

جناب اسپیکر! آپ مجھے اجازت دیں تو یہ پوائنٹ آف آرڈر آپ کی بات سے نکلا ہے۔

مسٹر صابر علی بلوچ :-

جناب اسپیکر! میں DEFENSIVE کی بات کرتا ہوں GOOD TASTE کی بات کرتا ہوں ۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی :-

جناب والا! معزز ممبر آج کے معاملے پر روشنی ڈالیں میں نہیں سمجھتا کہ وہ کس قاعدے کے تحت بول رہے ہیں ۔ اور پچھلی باتیں آج پھر دھرا رہے ہیں ۔

میر صابر علی بلوچ :-

جناب والا! میں پوائنٹ آف آرڈر پہ عرض کرتا ہوں کہ اس دن جو ڈپٹی اسپیکر نے کلمات کہے تھے ان کو اس دن کی کارروائی سے حذف کیا جائے ۔ میرا استحقاق مجروح ہوا ۔ اور اس سے پہلے میں نے ایچ ایم کاؤنٹنے کا حوالہ بھی دیا میں صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ اس دن کی کارروائی سے حذف کریں ۔

جب بولتا ہوں تو کہتے ہیں کہ آپ کو اٹھا کر باہر پھینک دیں گے ۔ یہ بات غیر پارلیمانی اور اور غیر جمہوری ہے روایات کے خلاف ہے ۔ میرا استحقاق صرف مجروح نہیں ہوا بلکہ ہاؤس کا

بھی استحقاق مجروح ہوا ہے میرے حلقے کے لوگوں کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ جنہوں نے مجھے ووٹ دیا ہے اور اپنے پرابلم حل کرنے کے لیے مجھے بھیجا ہے۔ جب وہ کہتے ہیں کہ آپ کو باہر پھینک دیں گے کہ کیا طریقہ کار ہے؟ آپ اسے اس دن کی کارروائی سے حذف کریں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی :۔

(پوائنٹ آف آرڈر) سر۔ ملک محمد سرور خان کاکڑ کی تحریک استحقاق کو آپ نے مسترد کر دیا ہے ہم بھی اس پر بحث کرنا چاہتے تھے۔ کیونکہ یہ ایک بہت اہم مسئلے کے متعلق تھی۔ آپ نے مسترد کر دی اس لیے ہم بھی بطور احتجاج ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(پی این پی کے ارکان ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

میر صابر علی بلوچ :۔

جناب والا! جو میں نے پہلے عرض کیا ہے اس کے متعلق میں آپ کی رولنگ چاہتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :۔

جناب والا! جب کوئی ممبر قانون کی پابندی نہیں کرتا اور ہاؤس کے ڈیکورم کا خیال نہیں

کرتا ہے۔ تو اسپیکر مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے اختیارات استعمال کرے جو اسے آئین اور قانون دیتا ہے۔

میر صابر علی بلوچ :-

(پوائنٹ آف آرڈر) جناب عالی! اگر رول کے خلاف اور آئین کے خلاف کوئی بات ہوتی ہے تو ہم پابند نہیں ہیں کہ اسپیکر کی بات کو مان لیں ہم اس ہاؤس میں اس لئے آئے ہیں کہ اپنے عوام کی اور اپنے صوبے کے مفاد کی بات کریں تو یہ کہنا کہ آپ نکل جائیں یہ تو کوئی روایات نہیں ہیں۔ اور نہ پارلیمانی پریکٹس ہے میں عرض کرتا ہوں کہ آپ کو اس کارروائی سے حذف کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور :-

جناب والا! اب بھی کس قاعدے کے تحت اب معزز ممبر بات کر رہے ہیں۔ اب کس پوائنٹ آف آرڈر کے بات کر رہے ہیں۔ کیا یہ پوائنٹ آف ایکسپلینشن ہے ؟ جب ان کا جی چاہا بات کر دی اب ان کا بولنا بھی قاعدے کے خلاف ہے۔

میر صابر علی بلوچ :-

جناب والا! یہ اتنا بڑا معاملہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک پارلیمنٹری پریکٹس کے خلاف بات

ہوئی ہے اس دن جو ڈپٹی اسپیکر صاحب نے جو الفاظ کہے تھے وہ حذف نہیں کرتے ہیں تو میں ایوان سے واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(میر صابر علی بلوچ ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب اسپیکر:-

وزیر بلدیات مسودہ قانون پیش کریں۔

بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء مسودہ قانون نمبر ۱۳ مصدرہ ۱۹۸۹ء

مولانا نور محمد وزیر بلدیات:-

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر:-

تحریک یہ ہے کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۹ء

کوفی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر:۔

اب مسودۂ قانون کو کلاز وار کہا جائے گا۔ وزیر بلدیات اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر بلدیات:۔

جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر:۔

تحریک یہ ہے کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر بلدیات:۔

جناب اسپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۳ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر:۔

تحریک یہ ہے کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہٰذا کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب وزیر بلدیات:۔

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ تمہید کو مسودہ قانون ہذا کی تمہید قرار دیا جائے ۔

جناب اسپیکر:۔

سوال یہ ہے کہ تمہید کو مسودہ قانون ہذا کی تمہید قرار دیا جائے

(تحریک منظور کی گئی)

وزیر بلدیات

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ کلاز نمبر ۱ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر:۔

تحریک یہ ہے کہ کلاز نمبر ۱ کو مسودہ قانون ہذا کا جزو قرار دیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :-

وزیر بلدیات اگلی تحریک پیش کریں ۔

وزیر بلدیات :-

جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کے (ترمیمی) مسودہ قانون نمبر ۱۳ مصدرہ ۱۹۸۹ء کو منظور کیا جائے ۔

جناب اسپیکر :-

تحریک یہ ہے کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کے (ترمیمی) مسودۂ قانون نمبر ۱۳ مصدرہ ۱۹۸۹ء کو منظور کیا جائے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب اسپیکر :-

مذکورہ مسودہ قانون منظور ہوا ۔

قرارداد

جناب اسپیکر:-

مولوی نور محمد صاحب وزیر بلدیات اپنی قرارداد نمبر ۶ ایوان میں پیش کریں۔

قرارداد نمبر ۶ منجانب مولوی نور محمد، وزیر بلدیات۔

مولوی نور محمد وزیر بلدیات:-

جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ :-

ہر گاہ کہ اس وقت پورے ملک میں مختلف ریقوں سے جوئے کا عمل جاری وساری ہے

لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے

کہ ملک بھر میں جوئے کی تمام اقسام پر فوری پابندی عائد کرے۔

نیز صوبائی حکومت صوبہ بلوچستان میں خاص کر اس لعنت کی بیخ کنی کے لیے موثر اور فوری

اقدام کرے۔

جناب اسپیکر:- قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ :-

ہرگاہ کہ اس وقت پورے ملک میں مختلف طریقوں سے جوئے کا عمل جاری و ساری ہے۔
لہٰذا یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے۔
کہ ملک بھر میں جوئے کی تمام اقسام پر فوری پابندی عائد کرے۔
نیز صوبائی حکومت صوبہ بلوچستان میں خاص کر اس لعنت کی بیخ کنی کے لیے موثر
اور فوری اقدام کرے۔

جناب اسپیکر:۔

مولانا صاحب اظہار خیال فرمائیں۔

وزیر بلدیات:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ان الخمر والمیسر والانزلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوا لعلکم تفلحون۔ صدق اللہ مولانا العظیم۔

جناب اسپیکر۔ جسطرح مال کی ضرورت اور دارومدار زندگی ہونے پر ساری دنیا اور قوم و ملت کا اتفاق ہے اسیطرح اس پر بھی سب کا اتفاق ہے کہ اسکی تحصیل کے کچھ ذرائع پسندیدہ اور جائز اور ناپسندیدہ اور ناجائز ہیں شریعت اسلام نے حلال اور حرام جائز و ناجائز

کا جو قانون بنایا ہے وہ صریحًا وحی الٰہی یا اس سے مستفاد ہے اور وہی ایک ایسا معقول جامع قانون ہے جو ہر قوم و ملت اور ملک و وطن میں مل سکتا ہے اور امن عامہ کا ضامن ہو سکتا ہے۔ ہر وہ معاملہ جو نفع و نقصان اور ضرر کے درمیان حائل ہو یہ احتمال ہو کہ بہت سا مال مل جائے اور یہ بھی ہو کہ کچھ نہ ملے یہ بھی ممنوع ہے۔ صحابہؓ و تابعینؒ کا اس پر اتفاق ہے کہ جوئے کی تمام اقسام قمار میں داخل اور حرام ہیں کیونکہ قمار کی تعریف یہ ہے کہ جس معاملہ میں کسی مال کا مالک بنانے کو ایسی شرط پر موقوف رکھا جائے جس کا وجود و عدم کا دونوں جانب مساوی ہوں اور اسی بنا پر نفع خالص یا تاوان خالص برداشت کرنے کی دونوں جانب بھی برابر ہوں یہ بھی احتمال ہو کہ زید پر تاوان پڑ جائے یا عمر پہ تاوان پڑے اس کی جتنی صورتیں پہلے زمانے میں رائج تھیں یا آج رائج ہیں یا آئندہ پیدا ہوں وہ سب قمار اور جوا کہلائیں گے تجارتی لاٹری کی تمام صورتیں اس میں داخل ہیں۔ ہاں اگر ایک جانب سے انعام مقرر کیا جائے کہ جو شخص فلاں کام کرے گا اسکو یہ انعام ملے گا۔

نواب محمد اسلم رئیسانی:-

(پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! وزیر موصوف پڑھکر تقریر کر رہے ہیں۔ آپ اس کا نوٹس لیں میں نے پہلے بھی کہا ہے۔ کہ آپ دیکھیں۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر :-

مولوی صاحب ۔

وزیر بلدیات :-

لاٹری کی وہ تمام اقسام جو پہلے سے رائج ہیں یا آج رائج کی جا رہی ہیں یہ سب قمار میں داخل ہیں ۔ اور شریعت کی رو سے حرام ہیں اسی وجہ سے ہم نے یہ قرارداد ایوان میں پیش کی ہے کہ صوبائی حکومت وفاقی حکومت سے سفارش کرے کہ وہ جوئے کی تمام اقسام پر پابندی لگائے ۔ تاکہ قوم اس لعنت سے بچ سکے قرآن وحدیث میں یہ بات واضح ہے کہ قمار حرام ہے یہ پلید فعل ہے اور تمام علماً کا اس پر اتفاق ہے کہ شیطانی عمل ہے اور اسی وجہ سے حقیقت ہے کہ آج ہم اور تمام قوم ملت اسی بلا میں مبتلا ہے اگر آج آپ دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ چند افراد کے نفع ونقصان کی وجہ سے تمام ملک کا خزانہ چند لوگوں کے ہاتھوں میں چلا گیا ہے لہذا میں پرزور اپیل اور سفارش کرتا ہوں کہ آپ اس قرارداد کو منظور کریں اور وفاقی حکومت سے پرزور سفارش کریں کہ وہ اس پر پابندی لگائے ۔

میر صابر علی بلوچ :-

مسٹر اسپیکر ! یہ قرارداد جو پیش کی گئی ہے گیمبلنگ کے سلسلے میں ہے سب

سے پہلے تو میں یہ عرض کروں گا کہ اس قرارداد کا فیڈرل گورنمنٹ سے کوئی تعلق نہیں ہے اور پھر یہ کہوں گا کہ جسطرح مولانا صاحب جوئے سے نابلد ہیں اسیطرح میں بھی نابلد ہوں مجھے پتہ نہیں ویسے مولانا صاحب! زندگی خود ایک جوا ہے چنانچہ میں عرض کروں گا کہ پہلے ہی گیمبلنگ ایکٹ ملک میں موجود ہے اب مولانا صاحب پوائنٹ آؤٹ کریں کہ یہ جوا کہاں ہو رہا ہے اگر ہو رہا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حکومت آپ کی ہے اس لیے آپ کی حکومت میں جوا ہو رہا ہے ۔ گیمبلنگ ایکٹ کی کیا حیثیت ہے ؟ مولانا صاحب سے عرض کروں گا ۔۔۔۔

وزیر بلدیات :-

یہ سب وفاقی حکومت کی برکت سے ہو رہا ہے ۔

میر صابر علی بلوچ :-

خیر مولانا صاحب نے جو بھی فرمایا ۔ جناب والا! جوا تو casinos میں ہوتا ہے اور خاص طور پر پاکستان میں اور بلوچستان میں casinos نہیں ہیں ۔ ریس ہوتے ہیں گھوڑے آپ کو نظر آ رہے ہوں گے ۔ لیکن یہاں تو شاید ریس کورس بھی نہیں ہے ۔ میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اسطرح آپ انتظامیہ یعنی ایڈمنسٹریشن کو یہ موقع دیں گے ۔

کہ جوئے کی آڑ میں لوگوں کو گلیوں میں تنگ کریں گے اور وہ زیادہ ان کر چڑ یعنی باحوصلہ ہو جائیں گے اور جوئے کو روکنے کے بہانے لوگوں کو تنگ کریں گے کہ کیوں جوا کھیل رہے ہو لہذا جیسا میں نے پہلے کہا کہ گیمبلنگ ایکٹ موجود ہے آپ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو زیادہ موثر بنائیں تاکہ وہ اسے روکیں بجائے اس کے کہ آپ یہ معاملہ مرکزی حکومت کو بھیجیں۔

نواب محمد اسلم رئیسانی:۔

جناب اسپیکر میں بھی کچھ گذارش کرنا چاہوں گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وزیر صاحب کی پیش کردہ قرارداد مبہم ہے چونکہ انہوں نے کہا ہے کہ مختلف طریقوں سے جوئے کا عمل جاری وساری ہے ۔ پہلے تو میں سمجھتا ہوں گیمبلنگ ایکٹ کی موجودگی میں اس قرارداد کی ضرورت نہیں دوسری بات یہ ہے کہ اگر مختلف اقسام میں جوا ہو رہا ہے تو وہ اسکی نشاندہی کریں کہ یہ جوئے کیسے کھیلے جاتے ہیں۔ آیا یہ گیمبلنگ ایکٹ کی گرفت میں آتے ہیں ورنہ وہ اس قرارداد کی بجائے ایک ایسا مسودہ قانون گیمبلنگ ایکٹ میں ضروری ترمیم کے لیے اپنے ایم این اے یعنی ممبران قومی اسمبلی کے توسط سے لاتے کہ جو طریقہ ہائے جوا رائج ہیں ان کو ختم کیا جائے تو یہ زیادہ بہتر ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ مختلف طریقوں سے جوا ہوتا ہے۔ لیکن میں تو کہوں گا کہ گیمبلنگ ایکٹ کے علاوہ کتنے قسم کے جوئے ہیں مولانا صاحب اس کی نشاندہی کریں۔ اس کے بعد ہم

آپ کے ساتھ یعنی ٹریژری بنچیز کے ساتھ بیٹھ کر بات کرتے۔ کیونکہ حکومت کی باگ ڈور تو آپکے ہاتھ میں ہے۔ کیونکہ آپ کی حکومت اور ڈنڈا بازی کے باوجود جواء جاری و ساری ہے۔ آپ اپنی پولیس ایکسائز اور دیگر لاء انفورسنگ ایجنسیز کو مضبوط بنائیں۔ جہانتک لاٹری کی بات ہے تو لاٹری پر پابندی کے لیے آپ مسودہ قانون پیش کریں۔ اگر مولانا صاحب ایسا بہتر سمجھے تو ہم بیٹھ کر اس پر سوچیں گے شاید ہم آپ سے اتفاق کریں۔ یا شاید ہم آپ سے اتفاق نہ بھی کریں کیونکہ ہم بھی الحمدللہ مسلمان ہیں۔ ہم بھی اس قسم کی چیز یہاں پیش کر سکتے ہیں۔ یہ نہیں کہ صرف مولانا صاحب پیش کرے یہ بات بہرحال ہماری سمجھ سے باہر ہے۔ اس لیے کہ مولانا صاحب کی قرارداد مبہم ہے۔ لہٰذا وہ اسکو زیادہ explain کریں اور زیادہ بہتر طور پر define کریں۔ تو بہتر ہوگا۔

مسٹر سعید احمد ہاشمی (وزیر قانون)

جناب اسپیکر صاحب! میں اس بات پر تھوڑا آگے جاتے ہوئے مولانا نور محمد صاحب اپنے رفیق کار گذارش کروں گا کہ اگر یہ ایوان اس قرارداد کو منظور کر کے آگے بھیج بھی دے تو موثر نہ ہوگا۔ اس لیے کہ ہمارے آئین کی آرٹیکل ۳۷ کے تحت اسٹیٹ پر یہ لازم ہوا ہے اور ایسے ایکٹ ہوئے ہیں کہ صوبائی اور وفاقی دونوں سطح پر ایسے قوانین موجود ہیں۔ جو ے